[1999] سپریم کورٹ رپوٹس3.S.C.R

از عدالت عظمی

شریمتی کملیش کوہلی اور دیگر

بنام

ایسکوٹراک فنانس اینڈ انویسٹمنٹ لمیٹڈ اور دیگران

5اکتوبر1999

[کے ٹی تھامس اور ایم بی شاہ، جسٹسز]

مجموع ضابطہ دیوانی،1908–آرڈرXXXVII قاعدہ4،آرڈرI قاعدہ6،آرڈرVIII قاعدہ 5اور10،آرڈرIX قاعدہ 11اورآرڈرXV قاعدہ2–دفاع کی اجازت–قرضوں کی وصولی کے لیے مقدمہ–مدعا علیہان کی طرف سے غیر مشروط دفاع کی اجازت کے لیے درخواست–مسترد–اپیل پر، عدالت مدعا علیہان میں سے کسی ایک کو دفاع کی اجازت دیتی ہے اور دیگران کو انکار کرتی ہے–منعقد کی جواز، عدالتیں تمام مدعا علیہان کو دفاع کی اجازت دینے کی پابند نہیں ہیں کیونکہ یہ مدعا علیہان میں سے کسی ایک کو دی گئی تھی۔

مدعا علیہان کی کمپنیوں نے مدعا علیہان کے خلاف قرضوں کی وصولی کے لیے ایک سمری مقدمہ دائر کیا۔مدعا علیہ نمبر2، مدعا علیہ نمبر 1فرم کا واحد مالک اور مدعا علیہ نمبر3، مدعا علیہ نمبر 2کے بیٹے نے غیر مشروط دفاع کے لیے اجازت دینے کے لیے درخواست دائر کی۔عدالت عالیہ کے واحد جج نے درخواست کو مسترد کر دیا اور مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ناراض ہونے کی وجہ سے مدعا علیہ نمبر 2اور 3نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے الگ الگ اپیلیں دائر کیں۔مدعا علیہ نمبر 2 کی طرف سے دائر اپیل یہ کہتے ہوئے کہ اس کا بیٹا رٹ پٹیشن پر مقدمہ چلانے کے لیے صرف وکیل تھا اور اسے قرارداد کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، عدالت نے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ یہ درخواست مکمل طور پر غلط فہمی، بدنیتی اور قانون کے عمل کا غلط استعمال تھی۔تاہم، مدعا علیہ نمبر 3 کی طرف سے دائر اپیل میں، عدالت نے غیر مشروط طور پر دفاع کرنے کی اجازت دے دی کیونکہ مدعا علیہان کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ اسے صرف ایک پروفارما پارٹی کے طور پر پیش کیا گیا تھا اور اس کے خلاف ذاتی طور پر کوئی راحت کا دعوی نہیں کیا گیا تھا۔لہذا مدعا علیہ نمبر 1اور 2 کی طرف سے موجودہ اپیل۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ مقدمہ جامع رقم کی وصولی کے لیے تھا اور اس لیے جب مدعا علیہ نمبر 3 کو دفاع کی اجازت دی گئی تھی، تو یہ انہیں بھی دی جانی چاہیے تھی، بصورت دیگر متضاد فرمان ہوتے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1 : مجموع ضابطہ دیوانی میں کہیں بھی یہ تجویز نہیں کیا گیا ہے کہ مدعا علیہان میں سے کچھ کے خلاف کسی مقدمے کا حکم نامہ پاس نہیں کیا جا سکتا یا یہ کہ اگر مقدمہ ایک مدعا علیہ کے طور پر خارج کر دیا جاتا ہے تو اسے دوسرے مدعا علیہان کے خلاف بھی خارج کیا جانا ضروری ہے۔ آرڈر 1 قاعدہ 6 یہ فراہم کر کے پوزیشن کو واضح کرتا ہے کہ مدعی اپنے اختیار پر تمام یا کسی بھی فرد کو ایک ہی مقدمے میں فریقین کے طور پر شامل ہو سکتا ہے، یا مشترکہ طور پر اور الگ الگ، کسی ایک معاہدے پر ذمہ دار ہو سکتا ہے جس میں تبادلے کے بلوں کے فریقین، ہنڈی اور وعدہ نوٹ. لہذا، یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ مدعا علیہ نمبر 3 مشترکہ طور پر اور متعدد طور پر معاہدے کی یادداشت میں بیان کردہ رقم ادا کرنے کا ذمہ دار تھا۔ مدعی کے لیے یہ اختیاری تھا کہ وہ اس کے ساتھ بطور فریق مدعا علیہ شامل ہو۔ تاہم، فوری صورت میں، یہ صورت حال نہیں ہے کیونکہ مدعی نے خاص طور پر اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مدعا علیہ نمبر 3 کو بطور رسمی فریق شامل کیا گیا ہے۔ مزید آرڈر VIII قواعد 5 اور 10، آرڈر IX قاعدہ 11 اور آرڈر XV قاعدہ 2 یہ فراہم کر کے پوزیشن کو واضح کرتا ہے کہ اس مدعا علیہ کے خلاف حکم نامہ منظور کیا جا سکتا ہے جس نے تحریری بیان داخل نہیں کیا ہے یا جو غیر حاضر رہتا ہے یا جس کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ قانون یا حقیقت کے کسی بھی سوال پر مدعی۔ [377–B ای]

2۔ عدالت عالیہ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی کہ دفاع، اس کے باوجود، بے ایمان اور بدنیتی پر مبنی ہے۔ وجہ معلوم کرنے کے لیے زیادہ دور نہیں ہے کیونکہ مدعیوں کی طرف سے دائر عرضی درخواست میں، ایک میمورنڈم آف ایگریمنٹ پر پہنچا تھا، جس پر مدعیوں اور مدعا علیہ نمبر 2 کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ نمبر 3 نے مدعا علیہ نمبر 2 کے وکیل کے طور پر دستخط کیے تھے۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے فریقین کے تشکیل شدہ وکلاء کی موجودگی ریکارڈ کرنے اور ضروری دستاویزات پر مشتمل درخواست کے ساتھ قرارداد کی یادداشت پر غور کرنے کے بعد مدعیوں کو عرضی درخواست واپس لینے کی اجازت دی۔ مدعیوں نے مذکورہ قرارداد پر عمل کیا اور درخواست واپس لے لی۔ مدعا علیہ نے بھی مذکورہ قرارداد پر عمل کیا اور مدعیوں کو پہلی قسط ادا کی۔ ان حقائق کے پیش نظر مدعا علیہ کو یہ جھوٹی دلیل اٹھانے کی اجازت دینا غیر معقول ہے کہ مذکورہ بندوبست اس پر پابند نہیں ہے۔ لہذا، عدالت نے دفاع کے لیے اجازت دینے کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کی درخواست کو صحیح طور پر مسترد کر دیا۔ [B؛A–379؛F-H–378]

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار 1999: کی دیوانی اپیل نمبر 5725۔

1997 کے ایف اے او نمبر 197 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ آئی ڈی 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے میسرز منوج سوروپ اینڈ کمپنی کے لیے منوج سوروپ اور محترمہ للیتا کوہلی

جواب دہندگان کے لیے منندر سنگھ کے لیے ایچ این سالوی، (محترمہ پرتیبھا سنگھ)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جسٹس ۔ مدعا علیہ کمپنیوں نے کملیش کمل اینڈ کمپنی (مدعا علیہ نمبر 1)، شری جسٹس این کوہلی کی بیوی محترمہ کملیش کوہلی (مدعا علیہ نمبر

2)اور شری جسٹس این کوہلی کے بیٹے شری راجیو کوہلی (مدعا علیہ نمبر 3) کے خلاف 19 نومبر 1992 کے میمورنڈم آف قرارداد کی بنیاد پر 8562500 روپے کی وصولی کے لیے سول مقدمہ دائر کیا۔ یہ الزام لگایا گیا کہ محترمہ کملیش کوہلی کے پاس دہلی اسٹاک ایکسچینج کی رکنیت کا ٹکٹ تھا اور وہ کملیش کمال اینڈ کمپنی (مدعا نمبر 1) کے نام پر کاروبار کر رہی تھیں۔ اس نے مارچ/اپریل 1992 میں یا اس کے آس پاس بدلہ لین دین کے لیے مالی اعانت فراہم کرنے کے لیے مدعیوں سے رابطہ کیا۔ 10 ستمبر 1992 تک مدعا علیہان کی طرف سے 3.02 کروڑ روپے کی رقم واجب الادا اور قابل ادائیگی تھی۔ 21 ستمبر 1992 کو مدعیوں نے دہلی اسٹاک ایکسچینج کے خلاف 1992 کی عرضی درخواست نمبر 3324 دہلی عدالت عالیہ میں دائر کی جس میں مدعا علیہ نمبر 2 اور اس کے شوہر جے این کوہلی کو فریق کے جواب دہندگان کے طور پر شامل کیا گیا۔ یہ معاملہ فریقین کے درمیان 19 نومبر 1992 کے ایک قرارداد کے ذریعے طے پایا تھا۔ فریقین کے درمیان قرارداد کے پیش نظر عدالت نے مذکورہ درخواست کو واپس لینے کی اجازت دی۔ یہ کہا گیا ہے کہ مذکورہ قرارداد کی بنیاد پر مدعیوں کو 65 لاکھ روپے کی ادائیگی کی گئی تھی۔ چونکہ مدعا علیہان نے پہلی قسط کی ادائیگی کے بعد کوئی رقم ادا نہیں کی، اس لیے مدعیوں نے 6 جولائی 1993 کو نوٹس جاری کیا جس میں مدعا علیہان نمبر 2 اور 3 سے کہا گیا کہ وہ نوٹس موصول ہونے کے 15 دن کے اندر باقی رقم سود کے ساتھ ادا کریں۔ جیسے ہی مدعا علیہان نے اپنی ذمہ داری کو مسترد کیا، آرڈر XXXVII C. P. C. کے تحت سمری مقدمہ 5 نومبر 1993 کو شروع کیا گیا۔

مذکورہ مقدمے میں مدعا علیہان نے غیر مشروط دفاع کی اجازت دینے کے لیے آرڈر XXXVII قاعدہ 4 سی پی سی کے تحت 1994 کا آئی اے نمبر 10145 دائر کیا۔ واحد جج اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ دلائل کہ مدعا علیہان کا قطعی طور پر کوئی دفاع نہیں ہے؛ کہ انہوں نے بغیر کسی غور و فکر کی درخواست پیش کی ہے؛ اور یہ کہ دوسرا مدعا علیہان قرارداد کا فریق نہیں تھا اور یہ کہ دیگر حالات قائم کیے جانے تھے اور اس لیے اجازت دی جانی چاہیے، بغیر کسی بنیاد کے ہیں۔ لہذا عدالت نے یکم مئی 1997 کے فیصلے اور حکم کے ذریعے دفاع کی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا اور مقدمے کی تاریخ سے ادائیگی کی تاریخ تک 15 فیصد سالانہ سادہ سود کے ساتھ 8562500 روپے کی رقم کا فیصلہ کیا۔

مذکورہ فیصلے اور ڈگری خلاف، 1997 کی اپیل نمبر ایف اے او (او ایس) 197 ماں، محترمہ کملیش کوہلی کی طرف سے دائر کی گئی تھی اور 1997 کی اپیل نمبر ایف اے او (او ایس) 160 بیٹے راجیو کوہلی کی طرف سے دائر کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے، یہ متنازعہ نہیں تھا کہ ماں مدعا علیہ نمبر 1 فرم کی واحد مالک تھی اور اس میمورنڈم آف قرارداد پر راجیو کوہلی نے مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کے تشکیل شدہ وکیل کے طور پر دستخط کیے تھے۔ یہ بھی متنازعہ نہیں تھا کہ ماں اور بیٹا ایک ساتھ رہ رہے تھے۔ یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ قرارداد کی یادداشت کے مطابق محترمہ کملیش کوہلی نے 65 لاکھ روپے کی رقم کے چیک پر دستخط کیے تھے جو مدعیوں کو دیا گیا تھا۔ اپیلوں میں، محترمہ کملیش کوہلی کی جانب سے عدالت کے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ ان کا بیٹا عرضی درخواست پر مقدمہ چلانے کے لیے صرف وکیل تھا اور اسے 19 نومبر 1992 کے قرارداد میں داخل ہونے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ عدالت نے مذکورہ دلیل کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ، کم از کم، درخواست مکمل طور پر غلط فہمی، بدنیتی اور قانون کے عمل کا غلط استعمال ہے اور عدالت کی توہین کے مترادف بھی ہو سکتی ہے۔ عدالت نے مزید مشاہدہ کیا کہ اس طرح کی بے ایمان اور آسان درخواستوں کی سخت مذمت کی جانی چاہیے۔ اس کے مطابق، محترمہ کلملش کوہلی کی طرف سے دائر 1997 کی اپیل نمبر ایف اے او (او ایس) 197 کو مدعیوں کو قابل ادائیگی 22000 روپے کے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا گیا۔

راجیو کوہلی (بیٹے) کی طرف سے دائر 1997 کی اپیل نمبر ایف اے او (او ایس) 160 میں، عدالت نے دفاع کے لیے غیر مشروط اجازت دے دی کیونکہ مدعیوں نے اجازت کی درخواست کے جواب میں یہ دفاع کیا کہ اسے صرف ایک پروفارما پارٹی کے طور پر پیش کیا گیا تھا اور ذاتی طور پر اس کے خلاف کوئی راحت کا دعویٰ نہیں کیا گیا تھا۔

مذکورہ فیصلے اور ڈگری خلاف، مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 نے اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ جب مدعا علیہ نمبر 3 کو دفاع کی اجازت دی گئی تھی، تو یہ اپیل کنندگان کو دی جانی چاہیے تھی بصورت دیگر متضاد فرمان ہوتے۔ انہوں نے پیش کیا کہ مقدمہ جامع رقم کی وصولی کے لیے تھا اور اس لیے ایک بار جب مدعا علیہ نمبر 3 کو دفاع کی اجازت دے دی گئی تو عدالت کو باقی مدعا علیہان کو دفاع کی اجازت دینی چاہیے تھی۔ یعنی موجودہ اپیل گزار۔ انہوں نے مزید کہا کہ مدعا علیہ نمبر 2 کی طرف سے اٹھائے گئے دفاع پر غور کرتے ہوئے، دفاع کے لیے اجازت دینے کے لیے یہ ایک موزوں مقدمہ تھا۔

اپیل کنندہ کے وکیل کے ذریعہ اٹھائے گئے دلائل میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مجموع ضابطہ دیوانی میں کہیں بھی یہ تجویز نہیں کیا گیا ہے کہ مدعا علیہان میں سے کچھ کے خلاف مقدمے کا حکم نامہ منظور نہیں کیا جا سکتا یا اگر ایک مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے تو اسے دوسرے مدعا علیہان کے خلاف بھی خارج کرنے کی ضرورت ہے۔ آرڈر 1 قاعدہ 6 یہ فراہم کر کے پوزیشن کو واضح کرتا ہے کہ مدعی اپنے اختیار پر تمام یا کسی بھی فرد کو ایک ہی مقدمے میں فریقین کے طور پر شامل ہو سکتا ہے، یا مشترکہ طور پر اور الگ الگ، کسی ایک معاہدے پر ذمہ دار ہو سکتا ہے جس میں تبادلے کے بلوں کے فریقین، ہنڈی اور وعدہ نوٹ۔ لہٰذا، یہ فرض کرتے ہوئے کہ مدعا علیہ نمبر 3 مشترکہ طور پر اور متعدد طور پر معاہدے کی یادداشت میں بیان کردہ رقم ادا کرنے کا ذمہ دار تھا، مدعی کے لیے یہ اختیاری تھا کہ وہ فریق مدعا علیہ کے طور پر اس کے ساتھ شامل ہو۔ موجودہ کیس میں، تاہم، یہ صورت حال نہیں ہے کیونکہ مدعی نے خاص طور پر اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مدعا علیہ نمبر 3 رسمی فریق کے طور پر شامل ہوا ہے۔ مزید آرڈر VIII قواعد 5 اور 10، آرڈر IX قاعدہ 11 اور آرڈر XV قاعدہ 2 یہ فراہم کر کے پوزیشن کو واضح کرتے ہیں کہ اس مدعا علیہ کے خلاف حکم نامہ منظور کیا جا سکتا ہے جس نے تحریری بیان داخل نہیں کیا ہے یا جو غیر حاضر رہتا ہے یا جس کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ قانون یا حقیقت کے کسی بھی سوال پر مدعی۔ مذکورہ دفعات واضح اور غیر مبہم ہیں جن کے لیے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے، جو اس طرح پڑھتے ہیں :

حکم VIII قاعدہ 5

شکایت میں حقیقت کا ہر الزام، اگر خاص طور پر یا ضروری مضمرات سے انکار نہیں کیا گیا ہے، یا مدعا علیہ کی استدعا میں تسلیم نہیں کیا گیا ہے، تو اسے تسلیم کیا جائے گا سوائے اس کے کہ معذور شخص کے خلاف:

فقرہ۔

حکم VIII قاعدہ 10

طریقہ کار جب فریق عدالت کی طرف سے طلب کردہ جواب دعویٰ پیش کرنے میں ناکام ہو۔

جہاں کوئی فریق جس سے کوئی جواب دعویٰ (قاعدہ 1 یا قاعدہ 9 کے تحت مطلوب ہے) وقت کے اندر پیش کرنے میں ناکام رہتا ہے (عدالت کے ذریعہ اجازت یا طے شدہ، جیسا بھی معاملہ ہو، عدالت اس کے خلاف فیصلہ سنائے گی، یا اس مقدمے کے سلسلے میں ایسا حکم دے گی جو وہ مناسب سمجھے (اور اس طرح کے فیصلے کے اعلان پر، ایک ڈگری تیار کیا جائے گا)۔

حکم IX قاعدہ 11

جہاں ایک سے زیادہ مدعا علیہان ہوں، اور ان میں سے ایک یا زیادہ پیش ہوں، اور دیگران پیش نہ ہوں، مقدمہ آگے بڑھے گا، اور عدالت فیصلہ سناتے وقت، ایسے مدعا علیہان کے حوالے سے جو مناسب سمجھے ایسا حکم دے گی جو پیش نہیں ہوتے۔

حکم XV قاعدہ 2

(1) جہاں ایک سے زیادہ مدعا علیہان ہوں، اور مدعا علیہان میں سے کوئی بھی قانون یا حقیقت کے کسی بھی سوال پر مدعی کے ساتھ تنازعہ میں نہ ہو، عدالت فوری طور پر ایسے مدعا علیہان کے حق میں یا اس کے خلاف فیصلہ سنا سکتی ہے اور مقدمہ صرف دوسرے مدعا علیہان کے خلاف آگے بڑھے گا۔

(2) جب بھی اس قاعدے کے تحت کوئی فیصلہ سنایا جائے تو اس طرح کے فیصلے کے مطابق ڈگری نامہ تیار کیا جائے گا اور ڈگری نامے پر وہ تاریخ ہوگی جس پر فیصلہ سنایا گیا تھا۔

وکیل نے مزید کہا کہ یہ ایک موزوں کیس ہے جس میں عدالت کو دفاع کے لیے اجازت دینی چاہیے تھی۔ ہمارے خیال میں، ہائی کورٹ بجا طور پر اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ دفاع، اس کے چہرے پر، بے ایمانی اور بد دیانت ہے۔ اس کی وجہ معلوم کرنا زیادہ دور نہیں ہے کیونکہ مدعی کی طرف سے دائر کی گئی ایک عرضی درخواست میں، ایک میمورنڈم آف ایگریمنٹ پہنچا تھا، جس پر مدعی اور سمٹ کملیش کوہلی کے ساتھ ساتھ راجیو کوہلی نے سمٹ کملیش کوہلی کے وکیل کے طور پر دستخط کیے تھے۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے فریقین کے تشکیل کردہ وکلاء کی موجودگی کو ریکارڈ کرنے اور ضمیمہ A اور B پر مشتمل درخواست کے ساتھ میمورنڈم آف معاہدہ پر غور کرنے کے بعد مدعیان کو عرضی درخواست واپس لینے کی اجازت دی۔ مدعیان نے مذکورہ معاہدے پر عمل کرتے ہوئے درخواست واپس لے لی۔ مدعا علیہ نے بھی مذکورہ معاہدے پر عمل کیا اور مدعی کو 65 لاکھ روپے ادا کر دیئے۔ ان حقائق کے پیش نظر مدعا علیہ کو یہ غیر معقول بات ہے کہ وہ یہ دعویٰ کرے کہ مذکورہ تصفیہ اس پر لازم نہیں ہے۔ لہٰذا، عدالت نے مدعا علیہ کی درخواست نمبر 1 اور 2 کو دفاع کے لیے اجازت دینے کے

لیے بجا طور پر مسترد کر دیا۔

نتیجے میں، اپیل کو 10000 روپے کے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ایس وی کے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document